پانچ مسائل

نور بشر ‏ علمِ غیب ‏ حاضر ناظر

مختارِ کل ‏ اِستعانت



تالیف

حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ

ناشر

جامعہ خلفائے راشدین

مدنی کالونی، گریکس، ماری پور، ہاکس بے روڈ، کراچی

موبائل: 0333-2226051



ں کردیں۔

مسئلہ مختارِ کُل

اہل سنت والجماعۃ مختار کل قادر مطلق اور چیزوں کو حلال کرنے والا اور حرام کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں۔

یار لوگ تحلیل وتحریم انبیاء کرام اور ائمہ اور گدی نشینوں کے سپرد کرتے ہیں۔ اہل بدعت کہتے ہیں کہ دنیا وآخرت کی سب مرادیں حضور اکرم ﷺ کے اختیار میں ہیں۔

ایک شاعر کہتا ہے۔

وہی جو مستویٔ عرش تھا خدا ہو کر　　اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

جو کچھ ہمیں لینا ہے لے لیں گے محمد سے
اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے

بلکہ اس سے بڑھ کر اولیاء کرام کو مختار کل سمجھ کر ان کے لیے "کن فیکون" کے اختیارات ثابت کرتے ہیں۔ ہم اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ دلائل ذکر کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ آسمان وزمین اور تمام اشیاء کا مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور وہی جس طرح چاہیں گے ان میں تصرف کے مختار ہیں اور اپنے تصرف اور افعال میں کسی کے محتاج نہیں۔

تمام خزانوں کا مالک ومتصرف صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّٰهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۔[البقرة : ۱۰۷]

ترجمہ: کیا تو نہیں جانتا بلاشبہ خدا تعالیٰ کے لئے ہے ملک واختیار آسمانوں اور زمینوں کا اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کارساز اور مددگار نہیں۔

تصرفات کے اختیار میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک نہیں

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔[آل عمران : ۲۶]

ترجمہ: کہہ دیجیے (اے حبیب ﷺ) اے اللہ تو مالک الملک ہے، قادر مختار ہے، جسے چاہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہے ملک چھین لیتا ہے، جسے چاہے عزت عطا کرتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کرتا ہے، تیرے ہاتھ میں خیر ہے بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ومختار ہے۔

رسول مقبول ﷺ کا اعلان کہ میں نفع نقصان کا مالک نہیں

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۔[الجن : ۲۰، ۲۱]

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ میں تو صرف اپنے پالنے والے کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا (اور یہ بھی) کہہ دیجیے کہ میں تمہارے نفع نقصان کا مالک ومختار نہیں ہوں۔

فائدہ : جب سرور کائنات ﷺ کو کسی کے نفع نقصان کا اختیار نہیں تو پیران پیر صاحب اور

دوسرے بزرگوں کو کیونکر ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔

بیٹا بیٹی دینے والا کون ہے؟

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ .
[الشوری:۴۹]

ترجمہ: اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمان وزمین کی، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے یا ان کو جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جس کو چاہے بے اولاد رکھتا ہے، بے شک وہ بڑا جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔

فائدہ : اس آیت میں ناظرین کرام کے لئے انتہائی عبرت کا سامان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے خود ہی فیصلہ فرمادیا کہ بیٹا بیٹی دینا اللہ کا کام ہے اس کا اختیار اللہ تعالیٰ نے کسی اور کو نہیں دیا جس عورت کو اللہ تعالیٰ نرینہ اولاد دینا چاہیں کسی کی طاقت اور قدرت نہیں کہ اس سلسلہ کو بند کر دے یا تبدیل کر دے اور جس کو اللہ تعالیٰ لڑکیاں دینا چاہیں کسی کی قدرت نہیں کہ وہ اس کو بند کر کے لڑکے دینا شروع کر دے اور جس پر دونوں قسم کی اولاد اللہ تعالیٰ بند کر کے عقیم اور بانجھ بنادے، دنیا کی کوئی طاقت اس کو صاحب اولاد نہیں بنا سکتی ہے خدارا اب تو درگاہوں پر جانا چھوڑ کر ایک مختار کل سے اولاد کی نعمت طلب کرو۔

مخلوق بے بس ہے

يٰاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ.[الحج : ۷۳]

ترجمہ: اے لوگو! ایک عجیب بات بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جن کی تم لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ ایک مکھی پیدا نہیں کر سکتے گو سب کے سب بھی (کیوں نہ) جمع ہو جائیں اور (پیدا کرنا تو بڑی بات ہے وہ ایسے عاجز ہیں کہ) اگر ان سے مکھی کچھ چھین کر لے جائے تو اس کو (تو) اس سے چھڑا (ہی) نہیں سکتے، ایسا عابد بھی لچر ایسا معبود بھی لچر۔

فائدہ: اس آیت نے تو فیصلہ ہی کر دیا کہ اختیارات سب کے سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، دوسروں کو تو اتنا اختیار بھی نہیں کہ مکھی جیسی ناقص مخلوق کو پیدا کر دیں، اور پیدا کرنا تو در کنار مکھی کی چھینی ہوئی چیز بھی اس سے واپس نہیں کرا سکتے، جو اتنے معمولی کام کی قدرت نہیں رکھتے وہ مختار کل کیسے بن سکتے ہیں اور ہمارے بڑے بڑے کام کیسے کر سکیں گے؟ فوا اسفا